سلسلة قصص الانبياء

25

اشتیاق احمد

سلسلة قصص الانبیاء

25

صبر کا بدلہ

قصہ سیدنا ایوب علیہ السلام

اشتیاق احمد

دارالسلام
کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاھور • کراچی
اسلام آباد • لندن • ھیوسٹن • نیو یارک

صبر کا بدلہ

موبائل فون کی گھنٹی بجی ۔میاں اشفاق نے کار چلاتے ہوئے موبائل کان کے قریب کیا۔دوسری طرف سے ان کے کارخانے کا منیجر گھبرائی ہوئی آواز میں کہہ رہا تھا:

''میاں صاحب !مارے گئے ،ہم لٹ گئے۔''

''کیا بات ہے،کیا ہوا؟''میاں اشفاق نے بوکھلا کر پوچھا۔

''کارخانے کو بُری طرح آگ لگ گئی ہے۔آگ نے چاروں طرف سے اس کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔آگ بجھانے والا عملہ سرتوڑ کوشش کررہا ہے،لیکن انھیں ابھی تک کوئی کامیابی نہیں ہوسکی،بس اتنا ہے کہ کام کرنے والا سارا عملہ ضرور باہر نکل آنے میں کامیاب ہوگیا ہے۔''

''اوہ......نن......نہیں......میں......میں آرہا ہوں۔''

انھوں نے گھبراہٹ کے عالم میں اپنی کار کی رفتار تیز کردی۔اُن کے ہاتھ پاؤں بُری طرح پھول گئے تھے ،اس حالت میں کار درست طور پر کیا چلاتے ،ایک موڑ کاٹتے ہوئے

فٹ پاتھ پر چڑھا دی اور کار اُلٹ گئی، ساتھ ہی دوسری طرف سے آنے والے ٹرک کی زبردست ٹکر نے کار کا کچومر نکال دیا۔ میاں اشفاق بُری طرح زخمی ہوئے۔ لوگوں نے انھیں ہسپتال پہنچایا۔ ہوش آنے پر انھیں پتا چلا کہ کارخانے کے ساتھ شاندار گھر بھی جل گیا ہے کچھ بھی نہیں بچا۔ ان کی کار بھی بالکل تباہ ہوگئی تھی۔ ہسپتال سے فوراً گھر کی طرف روانہ ہوئے، گھر کے سامنے پہنچے تو وہ ملبے کا ڈھیر نظر آیا۔

''میرے اللہ! یہ کیا ہو گیا، میرا تو سب کچھ تباہ ہو گیا۔ میرے پاس تو نقد رقم بھی کوئی خاص نہیں۔''

''میاں صاحب! آیئے میرے ساتھ! اللہ کو یہی منظور تھا۔''

ایک آواز آئی۔ انھوں نے مڑ کر دیکھا، وہ مولانا احمد علی تھے، ان کے بہت اچھے پڑوسی۔

''آپ کے بیوی بچے میرے گھر میں ہیں، آیئے چلیں۔''

میاں اشفاق ان کے ساتھ ان کے گھر میں داخل ہوئے۔ بچے ان سے لپٹ کر رونے لگے۔ وہ بھی آنسو بہانے لگے۔ ان کی بیوی اندرونی کمرے میں تھیں، اُن کی سسکیوں کی آواز بھی آ رہی تھی۔

مولانا احمد علی نے انھیں دلاسا دیا۔ پھر ان کے آگے کھانا رکھا۔ عشاء کی نماز کے بعد سب لوگ ایک جگہ جمع تھے کہ مولانا احمد علی نے کہا:

صبر کا بدلہ

"آپ کے حالات نے مجھے اللہ کے ایک بڑے صابر بندے اور نبی سیدنا ایوب علیہ السلام کی یاد دلادی۔ میں ان کے صبر کی کہانی آپ کو سنانا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس صابر بندے کا ذکر اپنی عظیم کتاب قرآنِ مجید میں کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

'یقیناً ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی جیسے کہ نوح اوران کے بعدوالے

انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبین من بعدہ واوحینا الی ابراهیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط وعیسی وایوب ویونس وهرون وسلیمن واتینا داود زبورا

علیهم السلام

سیدنا نوح
سیدنا ابراهیم
سیدنا اسمعیل
سیدنا اسحق
سیدنا یعقوب
سیدنا ایوب
سیدنا داود
سیدنا یونس
سیدنا سلیمن
سیدنا هرون
سیدنا عیسی

صبر کا بدلہ

نبیوں کی طرف کی، اور ہم نے وحی کی ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف اور ہم نے داود کو زبور عطا کی۔'

سیدنا ایوب علیہ السلام، سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ سیدنا ایوب علیہ السلام کی کہانی کی خاص بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں بہت زیادہ مال و دولت دی تھی۔ بس یوں سمجھ لیں کہ ان کے پاس ہر طرح کا مال تھا۔ بے شمار جانور، بہت سے نوکر چاکر، رہنے کے لیے خوبصورت گھر، غرض ہر چیز بے حد وحساب آپ کو دی تھی۔ اسی طرح آپ بہت زیادہ زمین کے مالک بھی تھے۔ وہ زمین بہت زرخیز اور عمدہ تھی۔ اس سے اُگنے والا غلہ بھی بہت عمدہ ہوتا تھا۔ ان سب کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد بھی بہت عطا فرمائی تھی۔ ان سے آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈک ملتی تھی۔ آپ کے سبھی بچے فرماں بردار خوب صورت اور صحت مند تھے۔ آپ حد درجے نیک اور پرہیز گار تھے۔ مسکینوں پر رحم کرتے تھے۔ بیواؤں کی مدد کرتے تھے۔ بہت زیادہ مہمان نواز اور اللہ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنے والے تھے، لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ اپنے پیاروں کو آزماتا ہے، اور آزمائش کے طریقے بھی مختلف ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ البقرۃ میں فرماتا ہے:

'اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر

صبر کا بدلہ

کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے، جنہیں جب کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں ہم تو خود اللہ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ان پر ان کے رب کی نوازش اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔'

اللہ تعالیٰ نے سیدنا ایوب علیہ السلام کا بھی امتحان لیا۔ایک ایک کر کے یہ سب نعمتیں ختم

إنا لله و إنا إليه رجعون

أولئك عليهم صلوت من ربهم ورحمة وأولئك هم المهتدون

ہوگئیں۔''

''جی کیا مطلب، ختم ہوگئیں، کیسے ختم ہوگئیں؟'' میاں اشفاق کے بیٹے بلال نے حیران ہوکر پوچھا۔

''بیٹے، جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش آتی ہے تو پھر اس کے سامنے کسی کو چارا نہیں ہوتا۔ سیدنا ایوب علیہ السلام پر بھی آزمائش آئی، آپ کے سارے جانور اچانک ہلاک ہوگئے، آپ کو اطلاع ملی تو آپ نے صبر کیا اور ناشکری کا کوئی جملہ زبان سے نہ کہا۔

کبھی آپ کو کھیتی کی تباہی کی خبر ملتی تو کبھی اولاد کی ہلاکت کی، لیکن آپ نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

'سب سے سخت آزمائش انبیائے کرام علیہم السلام پر آتی ہے، پھر زیادہ نیک لوگوں پر، پھر جو ان سے کم درجے کے ہوں۔'

آپ کی آزمائش بھی بڑی شدید تھی۔ مالداری کے بعد محتاجی، اولاد کے بعد جدائی، زمین اور مویشیوں کی کثرت کے بعد تنگدستی و فقیری، حتیٰ کہ آپ کے جسم پر بھی بیماری کا حملہ ہوگیا۔''

''اُف میرے اللہ۔'' میاں اشفاق کی زبان سے نکلا۔

''آپ پر ایسی تنگدستی کے حالات آگئے کہ دو وقت کی روٹی کا بندوبست بھی

صبر کا بدلہ

ہوگیا، بیماری نے جسم کو لاغر اور کمزور کر دیا۔ سہارے کے بغیر چلنا بھی مشکل ہوگیا۔
جو لوگ فراخی کے دنوں میں آپ کی خدمت کرنا باعثِ فخر سمجھتے تھے، ایک ایک کر کے سب ساتھ چھوڑ گئے۔ نوکر چاکر ان حالات کو دیکھ کر آپ سے دور ہو گئے۔
آپ کی خدمت کے لیے صرف آپ کی ایک بیوی آپ کے ساتھ رہی جس نے مشکل کے ان حالات میں بھی ہر طرح سے آپ کا ساتھ دیا، انھوں نے آپ کے گزشتہ
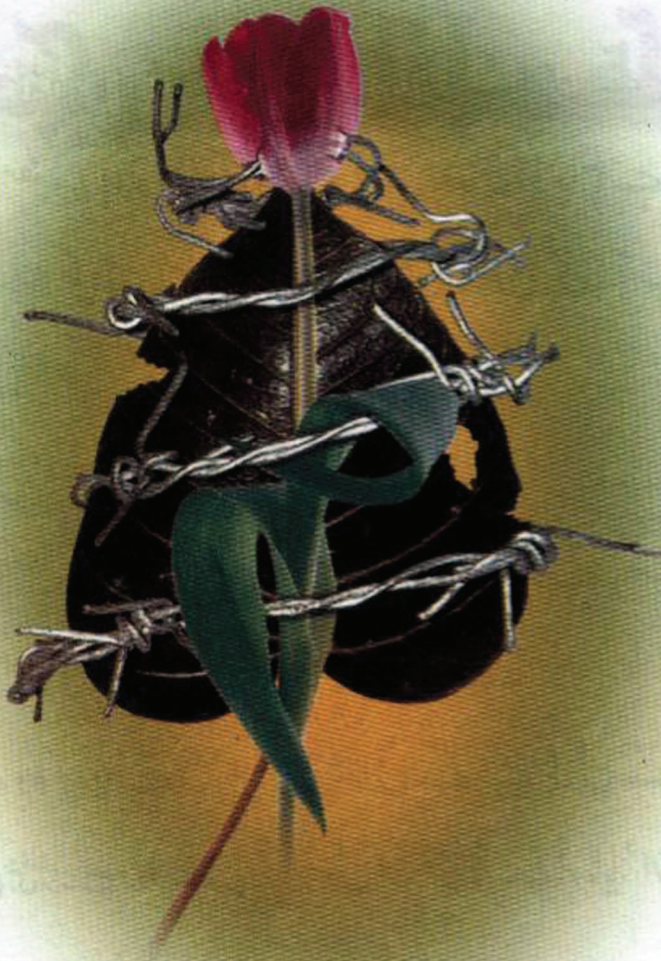
احسانات اور خوش حالی کے ان ایام کو یاد کر کے آپ کی ہر طرح سے خدمت کی۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتی اور آپ کی ضروریات پوری کرتی رہیں، یہاں تک کہ قضائے حاجت کے لیے بھی وہ آپ کو سہارا دے کر لے جاتیں اور پھر واپس لاتیں تھیں۔

جب کھانے پینے کے لیے کچھ نہ رہا تو سیدنا ایوب علیہ السلام کی اس خدمت گزار بیوی نے لوگوں کے گھروں میں مزدوری کرنا شروع کر دی۔''

''اوہ!'' میاں اشفاق کی بیگم کی ہچکیوں کی آواز دوسرے کمرے سے سنائی دے رہی تھی۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: 'انسان پر اس کے دین کے مطابق آزمائش آتی ہے۔ اگر وہ دین میں مضبوط ہو تو اس کی آزمائش میں اضافہ ہو جاتا ہے۔'

سیدنا ایوب علیہ السلام کی آزمائش طویل سے طویل تر ہوتی گئی۔ آپ اس آزمائش میں اٹھارہ سال مبتلا رہے۔''

''اٹھارہ سال''! میاں اشفاق نے حیرت انگیز لہجے میں کہا۔

''جی ہاں، آپ اٹھارہ سال اس آزمائش میں مبتلا رہے۔ سب لوگوں نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا سوائے آپ کی بیوی اور دو بھائیوں کے۔''

''دو بھائی، وہ کون تھے؟'' میاں اشفاق کے بیٹے بلال نے پوچھا۔

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'اللہ کے نبی ایوب علیہ السلام

اٹھارہ سال تک آزمائش میں مبتلا رہے۔قریب اور دور والے، سب نے آپ کا ساتھ چھوڑ دیا، سوائے آپ کے ان دو بھائیوں کے جو صبح شام آپ کے پاس آتے رہتے تھے۔'' مولانا احمد علی نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا۔

''سیدنا ایوب علیہ السلام صبر وشکر کے ساتھ اس بیماری کو برداشت کرتے رہے، لیکن ایک دن ایسا واقعہ پیش آیا کہ سیدنا ایوب علیہ السلام پریشان ہوگئے۔''

إنا لله و إنا إليه رجعون
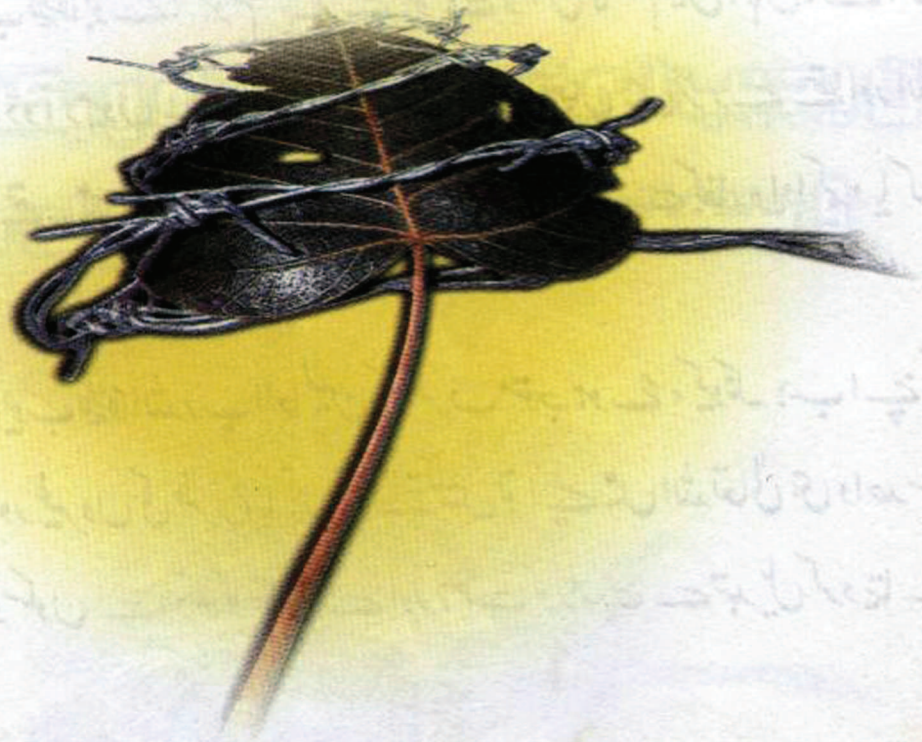
''وہ کیا؟'' میاں اشفاق گھبرا کر بولے۔

''وہ دو بھائی جو آپ کے پاس آتے تھے ایک دن ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: 'تمہیں علم ہے کہ ایوب (علیہ السلام) نے ایسا گناہ کیا ہے جو اہلِ دنیا میں سے کسی نے نہیں کیا۔'

دوسرے نے پوچھا: 'وہ کیا؟'

اس نے کہا: 'اٹھارہ سال گزر گئے، اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر رہا ہے اور نہ ان کو شفا دے رہا ہے۔'

پھر جب وہ دونوں سیدنا ایوب علیہ السلام کے پاس آئے تو دوسرے بھائی سے صبر نہ ہوا اور اس نے ایوب علیہ السلام کو ساری بات بتا دی۔

سیدنا ایوب علیہ السلام بولے: 'جو تم کہہ رہے ہو مجھے تو اس کا علم نہیں، ہاں! مجھے اتنا پتا ہے کہ ایک بار میں دو آدمیوں کے پاس سے گزر رہا تھا جو آپس میں لڑ رہے تھے اور اللہ کا نام بھی لے رہے تھے۔ میں نے گھر آ کر اس لیے ان کی طرف سے کفارہ ادا کر دیا کہ وہ اللہ کا نام ناحق جگہ پر لے رہے تھے۔'

پھر سیدنا ایوب علیہ السلام اللہ رب العالمین کی طرف متوجہ ہوئے، کیونکہ جب اپنے بھی بیگانے ہو جائیں اور غیروں کی طرح باتیں بنانے لگیں تو ایسے میں اللہ تعالیٰ ہی واحد سہارا ہوتا ہے جو غموں کو سکون سے، دکھ کو چین سے اور زحمت کو رحمت سے تبدیل کر دیتا ہے۔

صبر کا بدلہ

اللہ تعالیٰ سورۃ النمل میں فرماتا ہے:

’بھلا کون ہے جو لاچار کی فریاد رسی کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے، اور اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے اور تمہیں زمین میں جانشین بناتا ہے، کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہے۔‘

سیدنا ایوب علیہ السلام نے اللہ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول فرما کر
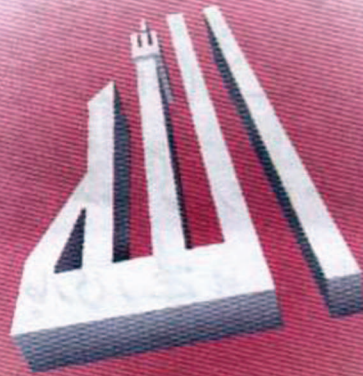
امن يجيب المضطر اذا دعاه و يكشف السوء
و يجعلكم خلفاء الارض ء اله مع الله

آپ کی تکلیف کو دور کر دیا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ ﴾

'ایوب کی اس حالت کو یاد کرو جبکہ اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے، تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اس کی تکلیف دور کر دی۔''

''سبحان اللہ، سبحان اللہ۔'' میاں اشفاق کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

''اللہ بڑا مہربان ہے وہ اپنے بندے کی ہر حال میں سنتا ہے اور قبول بھی کرتا ہے۔'' مولانا احمد علی نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا: ''جیسا کہ میں بتا چکا ہوں کہ سیدنا ایوب علیہ السلام جب قضائے حاجت کے لیے جاتے تھے تو ساتھ آپ کی بیوی جایا کرتی تھی اور آپ کو چھوڑ کر آ جاتی اور پھر واپس آنے میں آپ کی مدد کرتی تھی۔ ایک دن حسبِ معمول آپ کی بیوی آپ کو چھوڑ کر واپس آ گئی اور انتظار کرنے لگی۔

ادھر اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کی طرف وحی کی:

'اپنا پاؤں مارو، یہ نہانے کا ٹھنڈا اور پینے کا پانی ہے۔'

آپ نے اپنے اس کمزور جسم سے زمین پر پاؤں مارا تو وہاں سے ایک چشمہ جاری ہو گیا۔''

''چشمہ جاری ہو گیا، وہ کیسے؟'' مولانا احمد علی کے بیٹے عمر نے معصومیت سے سوال کیا۔

’’بیٹے، اللہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو ’’کُن‘‘ کہتا ہے اور وہ کام ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔ آپ نے پانی پیا تو جسم کی تمام اندرونی بیماریاں اللہ کے فضل سے ختم ہو گئیں اور جب غسل کیا تو تمام بیرونی بیماریوں سے بھی اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرما دی۔

آپ اس طرح تندرست و توانا ہو گئے، گویا آپ کبھی بیمار ہوئے ہی نہیں۔‘‘ ’’واہ!

و ایوب إذ نادی ربه أنی مسنی الضر
و انت أرحم الرحمین
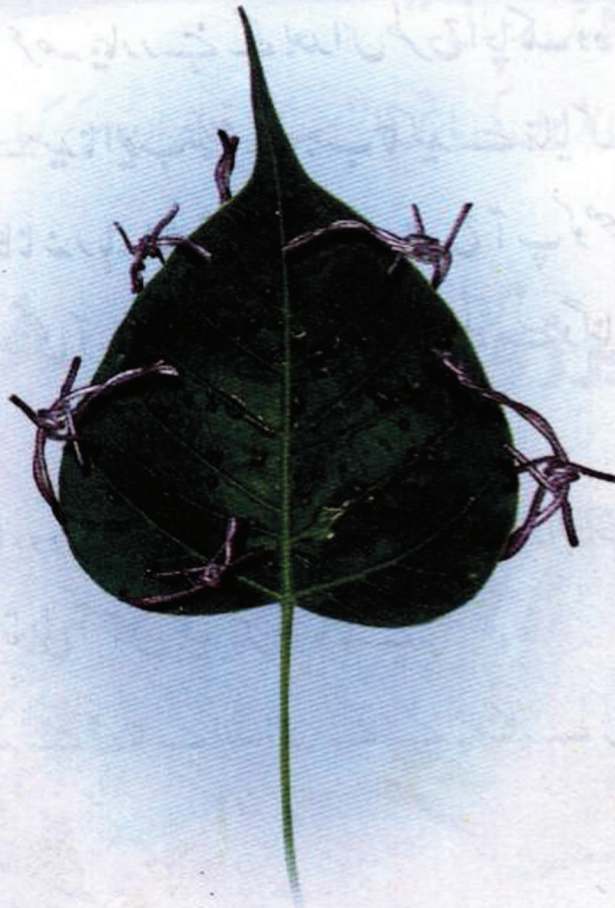
سبحان اللہ''۔ میاں اشفاق کے بیٹے بلال نے کہا۔

''جب آپ اپنی بیوی کے پاس پہنچے تو وہ آپ کو پہچان نہ سکی، حیران رہ گئی کہ اس آنے والے کی شکل صورت سیدنا ایوب علیہ السلام کے ساتھ بہت زیادہ ملتی جلتی ہے۔ آپ کی بیوی نے آپ ہی سے سوال کیا:

'اللہ کے بندے! یہاں میرا بیمار شوہر اور اللہ کا نبی ایوب (علیہ السلام) تھا۔ آپ نے اسے دیکھا تو نہیں؟'

سیدنا ایوب علیہ السلام نے اسے جواب دیا:

'میں ہی ایوب ہوں۔ اللہ نے مجھے دوبارہ صحت عطا فرما دی ہے۔ آپ کی بیوی کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ اتنا عرصہ بیمار رہنے کے بعد اس طرح اچانک وہ صحت یاب ہو کر اس کے سامنے آ جائیں گے۔ سیدنا ایوب علیہ السلام نے جب تاکید سے بتایا کہ میں ایوب ہی ہوں تو ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہا۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح آپ کو صحت عطا فرمائی، اسی طرح آپ کا مال و اولاد بھی آپ کو واپس مل گیا، بلکہ پہلے سے دگنا اللہ نے آپ کو عطا فرما دیا۔''

''پہلے سے دگنا، وہ کیسے؟'' میاں اشفاق کی چھوٹی بیٹی رابعہ نے سوال کیا۔

''ہاں بیٹی، اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

'اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے چھٹکارے کی شکل نکال

دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ اسے کافی ہو جاتا ہے۔'

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اس کے ہر کام میں اس کے لیے بھلائی ہے اور یہ چیز مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ اگر اسے خوش حالی نصیب ہو، اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے تو یہ شکر کرنا اس کے لیے بہتر ہے یعنی اس میں اجر ہے، اور اگر اسے تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے، یہ صبر کرنا اس کے لیے بہتر یعنی اجر کا باعث ہے۔'

آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے صبر کا بڑا خوب بدلہ دیا۔ ایسا بدلہ دیا کہ آپ کے اوپر سونے کی ٹڈیوں کی بارش برسائی۔''

''سونے کی ٹڈیوں کی بارش؟'' سب نے حیران ہو کر کہا۔

واللہ یرزق من یشاء بغیر حساب

صبر کا بدلہ

''ہاں بھئی، سونے کی ٹڈیوں کی بارش۔ میں تفصیل سے بتاتا ہوں۔'' مولانا احمد علی نے ان کی حیرت دور کرتے ہوئے کہا:

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'ایوب علیہ السلام کپڑے اُتار کر غسل فرما رہے تھے کہ سونے کی ٹڈیوں کا ایک جھنڈ آپ پر آ گرا۔ ایوب علیہ السلام مٹّھیاں بھر بھر کر کپڑے میں ڈالنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے آواز دی: 'ایوب! کیا میں نے تجھے اس سے بے پروا نہیں کر دیا جو تو دیکھ رہا ہے۔' انھوں نے عرض کیا:

'ہاں اے رب! لیکن میں تیری برکت سے بے پروا نہیں ہوسکتا۔'

ایک حدیث میں ہے کہ سیدنا ایوب علیہ السلام کے پاس غلے کے دو سٹور تھے۔ ایک میں گندم تھی جبکہ دوسرے میں جوَ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے دو بادل بھیجے۔ ایک بادل نے گندم والے سٹور میں سونے کی اتنی بارش برسائی کہ سونا باہر گرنے لگا، اسی طرح جوَ کے سٹور میں چاندی کی اتنی بارش برسائی کہ چاندی باہر گرنے لگی۔''

''سبحان اللہ۔'' بچوں نے محبت سے کہا۔

''سیدنا ایوب علیہ السلام بیماری کے ایام میں ایک مرتبہ اپنی بیوی سے ناراض ہو گئے تھے۔ اس وقت آپ نے قسم کھائی کہ میں تندرست ہونے کے بعد اسے سو کوڑے ماروں گا۔ جب آپ تندرست ہو گئے تو آپ کو اپنی وہ قسم یاد آ گئی۔''

''کیا......'' میاں اشفاق کی بیگم بے ساختہ ہو کر بولی۔

''اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔ اس نے اپنے صابر نبی کے اس مسئلے کو بڑے پیارے انداز میں حل کر دیا۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں سیدنا ایوب علیہ السلام سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے:

'اپنے ہاتھ میں جھاڑو لو۔ پھر اس سے مارو اور قسم نہ توڑو، بے شک ہم
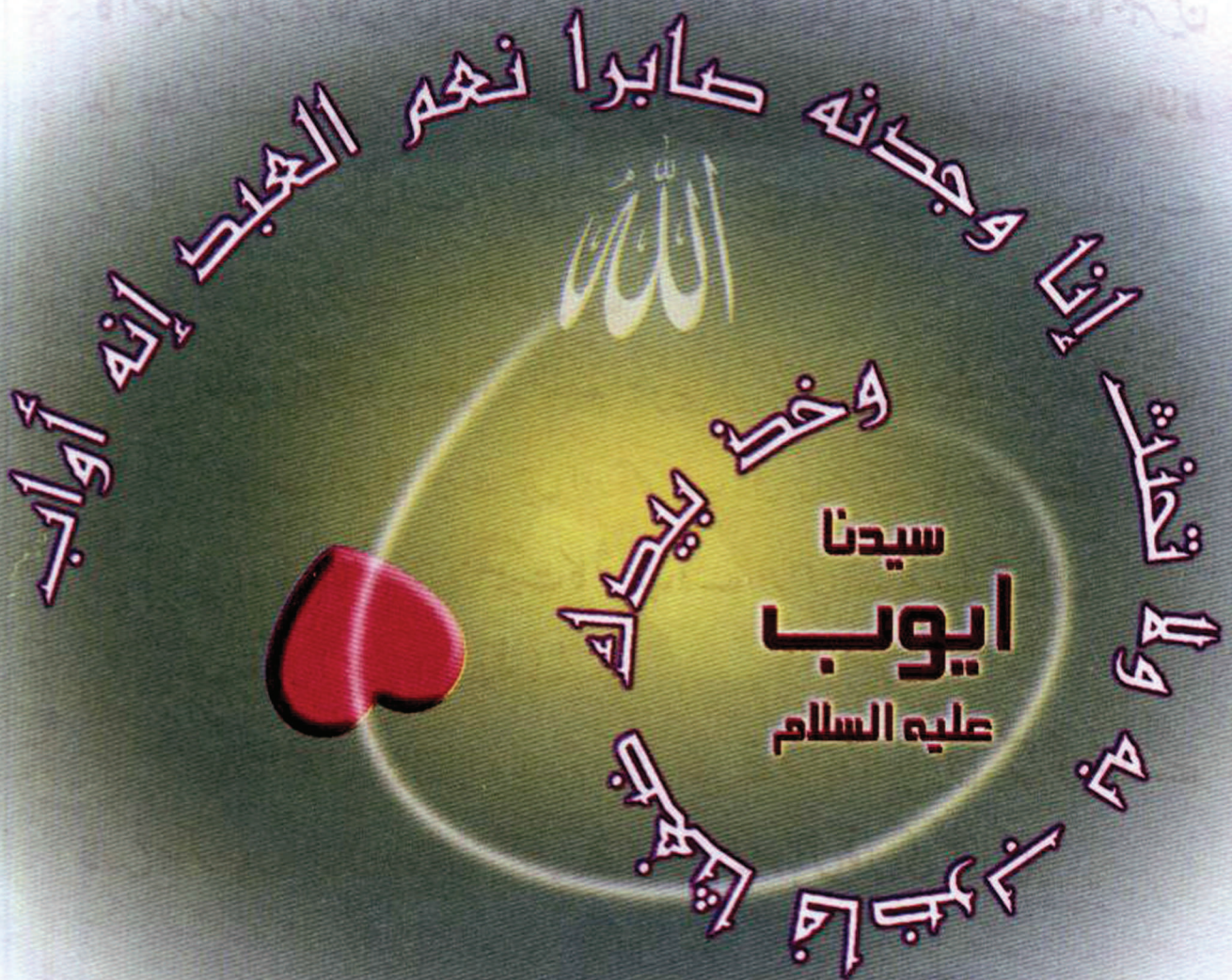
نے اسے صبر کرنے والا پایا۔ وہ بہت خوب بندہ تھا۔"

"یعنی جھاڑو مارنے سے اللہ نے سو کوڑے مارنے کی قسم پوری کر دی۔" میاں اشفاق نے خوشی اور حیرت کے ملے جلے انداز میں کہا۔

"اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے صبر کرنے والے بندے سیدنا ایوب علیہ السلام کو دنیا میں بھی اس کا بہترین بدلہ عطا فرما دیا۔ اور آخرت میں تو ان کے لیے بے انتہا اجر ہوگا۔

یہ حقیقت ہے جب کوئی بندہ اذیت و تکلیف پر صبر کرتا ہے، تقدیرِ الٰہی پر رضامندی کا اظہار کرتا اور ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت کا بہترین بدلہ عطا کرتا ہے۔ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: 'جو بندہ مصیبت کے وقت یہ الفاظ پڑھ لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی مصیبت کا بہترین بدلہ عنایت کرتا ہے۔ اور اسے اس سے بہتر چیز دیتا ہے۔ وہ الفاظ یہ ہیں:

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا

'ہم سب اللہ کی ملکیت ہیں اور ہم سب اسی کی طرف جانے والے ہیں۔ یا اللہ! مجھے اس مصیبت کا ثواب دے اور اس کے بدلے میں اس سے اچھی (چیز) عنایت فرما۔'

میاں اشفاق ان الفاظ کو بار بار دہرا رہے تھے کہ یاد ہو جائیں۔ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر میاں اشفاق دعا میں مشغول تھے کہ ان کے موبائل فون کی گھنٹی بجی:

'میں سیٹھ دلاور بات کر رہا ہوں۔'

سیٹھ دلاور......؟ میاں اشفاق کو گویا اپنے کانوں پہ یقین نہیں آ رہا تھا۔

'جی میں سیٹھ دلاور بات کر رہا ہوں۔ آپ کا پرانا دوست اور شراکت دار۔ میں عمرے کی سعادت حاصل کر کے لوٹا ہوں۔ اللہ نے مجھے ہدایت دے دی ہے۔ میں نے جن جن پر زیادتی کی تھی یا ان کا مال کھایا تھا، ان سب کا مال میں نے واپس کر دیا ہے اور

ان سے معافی بھی مانگ لی ہے۔

میں نے آپ کی بھی خطیر رقم دبا رکھی تھی اور ناجائز آپ کو تنگ کیا تھا۔ میں اپنے کیے پر نادم ہوں اور آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کراچی کینٹ میں میری جو کاٹن فیکٹری ہے وہ آپ کی رقم کے بدلے میں آپ کو دے دوں۔ آپ کل تشریف لے آئیں میں وہاں آپ کا انتظار کروں گا اور کل سے آپ اس فیکٹری کے مالک ہیں۔"

میاں اشفاق کی آنکھوں میں آنسو تھے، حیرت اور خوشی کے آنسو اور وہ اپنے اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے۔

صبر کا بدلہ

ہر رات کی سحر ہوتی ہے

ہر دُکھ کا مداوا ہوتا ہے

ہر آزمائش کا بدلہ ملتا ہے

لیکن......صبر شرط ہے

آدمی آسائش کا عادی ہو

مال و دولت کی فراوانی ہو

اولاد، آنکھوں کا نور ہو

تو دل میں، کبھی رنج کا سایہ بھی نہیں پڑتا

اگر یہ سب اچانک چھن جائے تو......؟

کیا ہوگا......؟

گلے، شکوے، نالے، فریاد!

بڑا غلط رویہ ہے۔ یہی ہم کرتے ہیں

نعمتیں دینے والا، اگر نعمتیں

چھین لے تو شکوہ کیسا؟

کیا ہم اللہ کے اُس نیک بندے کی طرح صابر نہیں بن سکتے

جو ہماری کہانی کا مرکز و محور ہیں۔

کہانی صرف پڑھنے کے لیے ہی نہیں سبق کے لیے بھی ہوتی ہے